احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 4 ستمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.I

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 4 ستمبر 2003ء، 6 رجب 1424 ہجری، 4 تبوک 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 200

سب سے محبوب

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ بعض دفعہ کوئی شخص دنیا کی خاطر اسلام قبول کر لیتا تھا مگر (رسول اللہؐ کی صحبت سے) تھوڑے عرصہ بعد ہی اسلام اس کے لئے دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے زیادہ محبوب ہو جاتا تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ماسئل رسول اللّٰہ حدیث نمبر 4276)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں۔

آپ اپنے خدام کو بڑے ادب اور احترام سے پکارتے ہیں۔ اور حاضر و غائب ہر ایک کا نام ادب سے لیتے ہیں۔ میں نے بارہا سنا ہے اندر اپنی زوجہ محترمہ سے آپ گفتگو کر رہے ہیں۔ اور اس اثناء میں کسی خادم کا نام زبان پر آ گیا ہے۔ تو بڑے ادب سے لیا ہے جیسے سامنے لیا کرتے ہیں۔ کبھی تو کر کے کسی کو خطاب نہیں کرتے۔ تحریروں میں جیسا آپ کا عام رویہ ہے۔ ’حضرت اخویم مولوی صاحب اور حضرت اخویم حبی فی اللہ مولوی صاحب، اسی طرح تقریر میں فرماتے ہیں۔

میں نے اکثر فقراء اور پیروں کو دیکھا ہے۔ وہ عار سمجھتے ہیں اور اپنے قدر کی کاہش خیال کرتے ہیں۔ اگر مرید کو عزت سے یاد کریں۔ کیسر شاہ ایک رند بے باک فقیر تھا۔ اس کا بیٹا کوئی 25-24 برس کی عمر کا تھا۔ سخت بے باک شراب خور اور تمام قسم کی منہیات کا مرتکب تھا۔ وہ سیالکوٹ میں آیا شیخ الہ داد صاحب مرحوم محافظ دفتر جو شہر میں معزز اور اپنی ظاہری وجاہت کے سبب مانے ہوئے تھے۔ بدقسمتی اور علم دین سے بے خبر ہونے کے سبب سے اس کے باپ کے مرید تھے۔ وہ لڑکا آپ کے مکان میں اترا میں نے خود دیکھا کہ وہ شیخ صاحب سے جب مخاطب ہوتا۔ تو ان ہی لفظوں میں ہوتا۔ ’الہ داد بھائی توں ایہہ کم کرناں‘۔

غرض بڑے بڑے شیخ اور پیر دیکھے گئے ہیں۔ انہیں ادب و احترام سے اپنے متوسلین کا نام لینا گویا بڑی بدکاری کا ارتکاب کرنا ہوتا ہے۔ میں نے اتنے دراز عرصہ میں کبھی نہیں سنا کہ آپ نے مجلس میں کسی ایک کو بھی تو کر کے پکارا ہو۔ یا خطاب کیا ہو۔

(سیرت حضرت مسیح موعود۔ مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی)

حفاظ کرام متوجہ ہوں

امسال ماہ رمضان کا آغاز ماہ اکتوبر کے آخری عشرہ میں ہو رہا ہے ان بابرکت ایام میں جو حفاظ کرام نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے زیر انتظام جماعتوں میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں (اپنے مکمل پتہ معہ فون نمبر) 15۔ اکتوبر تک نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ اسی طرح جو جماعتیں حفاظ کرام کیلئے ڈیمانڈ کرنا چاہتی ہیں وہ اپنی درخواستیں اس تاریخ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

نمایاں کامیابی

مکرمہ طیبہ عارف صاحبہ بنت محترم چوہدری طاہر عارف صاحب ڈی آئی جی پولیس ANF اسلام آباد نے امسال کیمبرج یونیورسٹی کے امتحان O لیول میں سات A گریڈ حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کیلئے مبارک فرمائے اور اس کو مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور دین کی خادمہ بنائے۔ آمین

ربوہ کے بے روزگار نوجوان متوجہ ہوں

نظامت صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے بے روزگار نوجوانوں کو کاموں کے حصول اور راہنمائی کیلئے ایک سیل قائم کیا ہے جو خدام اپنی قابلیت کے مطابق کام کرنا چاہتے ہیں رابطہ کر سکتے ہیں۔ دفتر سے رابطہ کے اوقات کار شام 8:00 بجے سے 9:00 بجے تک ہونگے۔

(مہتمم مقامی ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

2001ء ②

13 مارچ ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات کا آغاز ہوا۔

16 مارچ بورکینا فاسو میں بیت الذکر زیگا Zega کی تقریب افتتاح۔

16 تا 18 مارچ خدام الاحمدیہ کے تحت آل پاکستان بیڈمنٹن ڈبل ٹینس ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ 7 علاقوں سے 40 کھلاڑیوں نے شرکت کی۔

18 مارچ ہارٹ فورڈ شائر ریجن برطانیہ کا پہلا یوم پیشوایان مذاہب۔

22 مارچ دفتر خدام الاحمدیہ قادیان ''ایوان طاہر'' کا افتتاح۔

22 تا 24 مارچ خدام الاحمدیہ بھارت کے تحت قادیان میں آنکھوں کا 3 روزہ فری کیمپ۔ 42 دیہات کے 600 مریضوں کا معائنہ اور 46 مریضوں کا آپریشن ہوا۔

23 مارچ خلافت لائبریری کے نئے توسیعی منصوبہ کا افتتاح ہوا۔ یہ عمارت 35 سو مربع فٹ پر تعمیر کی گئی۔ 250 افراد کے بیٹھنے اور 70 ہزار کتب رکھنے کی گنجائش ہے۔

23 مارچ کابوسا نگی گنی بساؤ میں بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔

23 مارچ لائبیریا میں ایک نئے مشن ہاؤس اور بیت الذکر کا سنگ بنیاد۔

23,24 مارچ جماعت پاکستان کی مجلس مشاورت۔

27 مارچ تا 11 اپریل معلمین کلاس وقف جدید کا ریفریشر کورس۔

30 مارچ بیت السبوح جرمنی کا افتتاح ہوا۔

یکم اپریل مانچسٹر میں جلسہ پیشوایان مذاہب۔

2 اپریل مدرسۃ الحفظ ربوہ میں جلسہ تقسیم اسناد کی تقریب ہوئی۔ 17 طلبہ نے قرآن حفظ کیا۔ 1957 تا 2001ء تک کل 783 طلبہ مدرسہ میں داخل ہوئے۔

6 اپریل حضور نے صفات باری تعالیٰ پر سلسلہ خطبات کا آغاز کیا جو آپ کی زندگی کے آخری جمعہ 18 اپریل 2003ء تک جاری رہا۔

13 تا 15 اپریل آسٹریلیا کا 17 واں جلسہ سالانہ۔ 620 افراد کی شرکت۔

14,15 اپریل فجی کی ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کل حاضری 320 تھی۔

21 اپریل نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے تحت آنکھوں کا پہلا کامیاب آپریشن ہوا دو افراد کی بینائی بحال کی گئی۔ مئی 2003ء تک 20 افراد کو بینائی دی گئی۔

21,22 اپریل کینیڈا کی 25 ویں مجلس مشاورت۔ 108 نمائندگان کی شرکت۔

23 تا 25 اپریل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن سیرالیون نے مغربی علاقے کے سیکنڈری سکولوں کے کھیلوں کے مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کی۔

24 اپریل چک TDA/93 ضلع لیہ کے 4 احمدیوں کے خلاف مقدمہ اور 2 کی گرفتاری۔

26 اپریل واقفین نو ربوہ کا جلسہ تقسیم انعامات۔

27 تا 29 اپریل زیمبیا کا جلسہ سالانہ حاضری 245۔

30 اپریل تنزانیہ میں دعوت الی اللہ سیمینار۔

چشمۂ فیض

چشمۂ فیض کہ ہر آن رواں رہتا ہے
باغِ احمد میں بہاروں کا سماں رہتا ہے

کتنے خوش بخت ہیں اُس دیس کے رہنے والے
جس کے ہر قریہ میں وہ حسنِ جہاں رہتا ہے

میرے احساس کی دنیا میں سدا رہتے ہیں
ہر گھڑی پاس ہیں وہ ایسا گماں رہتا ہے

ہاتھ اُٹھتے ہیں ہر اک اپنے پرائے کے لئے
ان کے سینے میں محبت کا جہاں رہتا ہے

دل کی دھڑکن میں تمناؤں میں اور سانسوں میں
ایک ہی نام ہے جو زیرِ بیاں رہتا ہے

وہ ہیں محبوبِ زماں ان کی نگہبانی کو
خالقِ ارض و سما کون و مکاں رہتا ہے

عبدالصمد قریشی

جماعت احمدیہ زبان پاک کرنے کی مہم چلائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ مورخہ 4-فروری 2000ء میں ارشاد فرمایا کہ:-

''اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ جھوٹے بتوں کو بھی گالیاں نہ دو حالانکہ ان کا کوئی وجود نہیں مگر نادان اور ان کے پوجنے والے غصہ میں آ کر پھر خدا کو گالیاں دیں گے جس کی تمہیں گہری تکلیف پہنچے گی تو اپنے ماں باپ کو گالی دینے سے مراد یہی ہے کہ کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا۔

ہمارا معاشرہ خصوصاً پنجاب میں تو ایسا گند ہے کہ ہر وقت گالیاں دیتے ہیں چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیتے پھرتے ہیں۔ اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ہل چلانے والے زمیندار بیل کے ماں باپ کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں تو اس گندے معاشرے سے ہمیں بہرحال باہر نکلنا ہے جماعت احمدیہ ہے جو زبانوں کو پاک کرنے کی ایک تحریک چلائے اور گلی گلی سے سلام کی آوازیں تو اٹھیں مگر گالیاں اور بددعائیں نہ اٹھیں۔''

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 2 مئی 2000ء ص 3)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

دنیا کے چوٹی کے شعراء نے کیفیات کے اعلیٰ تقاضوں پر زبان دانی کی قیود کو قربان کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بلند پایہ شاعری اور پرشوکت مضامین

”کلام طاہر“ کی نظرثانی کے دوران حضور کے ارشادات اور رہنمائی

مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

بقسط دوم

اے میرے والے مصطفیٰ اے سید الوریٰ
اے کاش ہمیں سمجھتے نہ ظالم جدا جدا
”اڑتے ہوئے بڑھوں‘ تری جانب سوئے حرم“

اس مصرع میں آپ نے ’اڑتا ہوا‘ تجویز کیا ہے۔ آپ کی یہ تجویز مجھے قبول تو ہے۔ لیکن میں نے اگرچہ اردو گرامر زیادہ نہیں پڑھی پھر بھی مجھے لگتا ہے کہ ’اڑتے ہوئے‘ بھی ٹھیک ہے۔ خصوصیت سے یہ تخاطب کے وقت استعمال ہوتا ہے۔ غائب میں ’اڑتا ہوا‘ پڑھتے ہیں لیکن مخاطب میں ’اڑتے ہوئے‘ پڑھنا جائز ہے۔ اس لئے میں تو اسے ’اڑتے ہوئے‘ پڑھوں تو مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے۔ مگر آپ کی یہ تجویز مان لیتا ہوں کیونکہ میرے مضمون پر اس کا اثر نہیں پڑے گا“

(مکتوب 16-1-93 صفحہ 12)

☆☆☆☆

’حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم‘

اس نظم میں بھی حضور نے نظرثانی کے دوران کچھ تبدیلیاں فرمائیں اور ہر جگہ بات کو خوب کھول کر بیان فرمایا مثلاً۔ آپ نے ایک مصرع ’مٹ گئے مہر و ماہ وانجم۔ صلی اللہ علیہ وسلم‘ کو تبدیل فرمایا۔ اور مفہوم کے حسن کو واضح فرمایا۔

”میں نے اس مصرع کو یوں کر دیا ہے۔
’مہر و ماہ نے توڑ دیا دم۔ صلی اللہ علیہ وسلم‘

بھاگنے کے ساتھ دم کا ٹوٹنا ایک اور لطیف مناسبت بھی رکھتا ہے۔ کسی پرشوکت جلوہ کے مقابل دم توڑ دینا اور دوڑتے ہوئے دم توڑنا ہم آہنگ ہیں“۔

(مکتوب 16-1-93 صفحہ 13)

اب اس شعر کو پڑھ کر زیادہ لطف آئے گا۔

آپ کے جلوۂ حسن کے آگے۔ شرم سے نوروں والے بھاگے
مہر و ماہ نے توڑ دیا دم۔ صلی اللہ علیہ وسلم

نظم ’آج کی رات‘ میں ایک شعر ہے۔

آنکھ اپنی ہی ترے ہجر میں ٹپکاتی ہے
وہ لہو جس کا کوئی مول نہیں ‘ آج کی رات

اس کے پہلے مصرع کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔

”اس کے متعلق تجویز ہے کہ اسے یوں بدل دیا جائے ’چشم عاشق ہی ترے ہجر میں ٹپکالی ہے‘۔ مجوزہ مصرع دیکھنے میں تو بہت چست لگتا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ ’آنکھ اپنی ہی ترے ہجر میں ٹپکاتی ہے‘۔ میں جو بات کہنی چاہتا ہوں وہ چشم عاشق میں آ ہی نہیں سکتی۔ میں تو طعنہ آمیز دشمن کے مقابلہ پر اپنی ہی آنکھ کی محبت کو نمایاں کرنا چاہتا ہوں ’چشم عاشق‘ نے تو اس مضمون کا کچھ رہنے ہی نہیں دیا جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ دوسرے میں نے عمداً ہجر کو چھوڑ کر عشق اختیار کیا تھا کیونکہ بحث یہ نہیں کہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل سے محروم ہیں کہ نہیں۔ بحث یہ ہے کہ ہمارا دل آپ کے عشق سے خالی ہے یا لبالب بھرا ہوا ہے۔ پس ہر چند کہ اس مصرع میں لفظ ہجر پڑھنا عشق پڑھنے کی نسبت زبان پر ہلکا ہے۔ مضمون کی مناسبت سے عشق ہی موزوں ہے۔ پس یہ مصرع یوں ہی رہے گا ’آنکھ اپنی ہی ترے عشق میں ٹپکاتی ہے‘۔“

(مکتوب 16-1-93 صفحہ 8)

حضور تحریر فرماتے ہیں:

”غم فرقت میں کبھی اتنا رلانے والے“

اس میں اصلاح یہ تجویز ہوئی ہے۔ ’غم فرقت میں کبھی خوب رلانے والے‘۔ لفظ ’خوب‘ بہت خوب ہے۔ مگر لفظ ’اتنا‘ میں جو اپنائیت اور شکوہ پایا جاتا ہے وہ ’خوب‘ میں ہرگز نہیں۔ غالباً یہ اصلاح اس لئے تجویز کی گئی ہے کہ ’اتنا‘ کے بعد اس کا جواب آنا چاہئے۔ حالانکہ یہ ضروری نہیں ہوا کرتا۔ بعض دفعہ بغیر جواب کے ہی شرطیہ حصہ پر کلام ختم ہو جاتا ہے اور قرآن کریم میں اس کی بہت ہی پیاری مثالیں موجود ہیں۔ ایک کہنے والا یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ آپ نے مجھے اتنا رلایا ہے۔ ضروری نہیں کہ بعد میں وہ یہ بھی کہے کہ آنسو پونچھ پونچھ کر میری آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ اس کے مقابل پر ’آپ نے مجھے خوب رلایا ہے‘ میں لگتا ہے کہ بات ختم ہوگئی اور اپنی ذات میں یہ مضمون وہیں مکمل ہوگیا۔ لیکن لفظ ’اتنا‘ ایک تشنگی باقی چھوڑ دیتا ہے۔ وہ خواہ شکوے کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ پھر یہ تشنگی مضمون کو اور بھی رفعت عطا کرتی ہے۔ اس لئے میرے نزدیک یہاں بھی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔“(مکتوب 16-1-93 صفحہ 17)

”برق تپاں ہے خندہ کہ خرمن اداس ہے“

معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ نظم پہلی اشاعت سے نقل کی ہے۔ میں نے تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ان کے یہ نظم بھجوانے کے بعد یہ ہدایت کی تھی کہ برق تپاں ہے خندہ .... مصرع کی فوری اصلاح بھجوا دیں اور غالباً وہ الفضل میں چھپ بھی گئی ہوگی۔ لیکن اس کے باوجود آپ کو سہو کتابت والی نظم ہی مل سکی بہرحال اس کی دو صورتیں میرے سامنے آتی ہیں۔ (1) ’برق تپاں خندہ زن۔ خرمن اداس ہے‘ مگر اس میں یہ سقم ہے کہ وزن کی تال کے لحاظ سے خندہ زن تک کے مضمون کو پہلے نصف مصرع میں ہی سما جانا چاہئے تھا۔ کیونکہ اس نظم کا ہر مصرع دو حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ گویا ”برق تپاں ہے خندہ“ پر ایک ضرب ختم ہوتی ہے اور ”کہ خرمن اداس ہے“ پر دوسری۔ مگر خندہ زن کر دیا جائے تو ’زن‘ کا قدم اپنے نصف مصرع کی حدود میں رہنے کی بجائے دوسرے نامحرم نصف پر جا پڑتا ہے۔ اسی خیال سے میں نے اسے یوں کر دیا تھا۔

برق تپاں نہال - کہ خرمن اداس ہے

غالباً یہی بہتر رہے گا۔ ’خنداں‘ اس لئے جائز نہیں کہ یہاں خندہ صرف زبر کا متحمل ہے الف کا متحمل نہیں۔ (مکتوب 16-1-93 صفحہ 18)

” بلائے ناگہاں اک نت نیا مولانا آتا ہے“

ہر مولانا فی ذاتہ بلائے ناگہاں ہے۔ وہ کوئی خاص خاص مولانا نہیں جو بلائے ناگہاں ہوں۔ بلکہ ہر مولانا جب آتا ہے بلائے ناگہاں کی طرح ہی آتا ہے۔ کبھی ایک ہی بار بار آتا ہے کبھی نت نیا۔ میرے ذہن میں نت نئے مولانا کے آنے کا تصور تھا۔ بن کر آنے کا محاورہ میرے دل کی بات ظاہر نہیں کرتا میں تو ہر مولوی کو ہی بلائے ناگہاں سمجھتا ہوں۔ اس لئے اسے اسی طرح رہنے دیا جائے ’نت نیا‘ کہہ کر تو ان کی روزانہ بڑھتی ہوئی تعداد کی طرف اشارہ مقصود ہے اور جتنے بھی آتے ہیں ہمیشہ بلائے ناگہاں ہی ثابت ہوں گے۔“

(مکتوب 16-1-93 صفحہ 26-27)

☆☆☆☆

”تو مرے دل کی شش جہات بنے“

اس نظم میں تبدیلیاں اور ان کی حکمتیں ملاحظہ ہوں۔ پیارے آقا تحریر فرماتے ہیں:

” ترے منہ کی سبک سبک باتیں
دل کے بھاری معاملات بنے

پر نظرثانی کی آپ نے خواہش کی ہے۔ یہ مضمون دراصل حدیث ”کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان“ سے اخذ کیا گیا ہے اور مطلب یہ ہے کہ تیرے منہ کی ہلکی ہلکی باتیں ہمارے دل کی بڑی وزنی باتیں بن جاتی ہیں۔

آپ کی بات درست ہے کہ ’بنے‘ کی ضمیر باتیں کی طرف جاتی ہے جو مؤنث ہے لہٰذا ’بنے‘ نہیں بلکہ ’بنیں‘ چاہئے تھا۔ اس مصرع کو بدل کر میں نے یوں کر دیا ہے۔

” تیرے منہ کے سبک سہانے بول
دل کے بھاری معاملات بنے

اگر سہانے کی بجائے آپ ’رسیلے‘ پسند کریں تو اسے ’سبک رسیلے بول‘ کر دیا جائے لیکن ’سبک سہانے‘ زبان پر زیادہ ہلکا ہلکا لگتا ہے۔“

(مکتوب 22-10-93 صفحہ 3)

” کچھ لوگ گنوا بیٹھے دن کو جو یار کمایا ساری رات“

آپ کی تجویز یہ ہے کہ ’لوگ گنوا بیٹھے سب دن کو جو بھی کمایا ساری رات‘۔ لیکن اس میں عمومیت سی آ گئی ہے جو اچھا برا کمایا وہ دن کو گنوا دیا۔ جبکہ جو مضمون میرے پیش نظر ہے اس میں خدا کمانے اور ساری رات اس کی عبادت میں گزارنے کا مضمون ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ اگر انسان راتیں تو ذکر الٰہی میں گزارے اور دن بھر دنیا کے پیچھے بھاگتا پھرے تو یہ اچھا عمل نہیں۔ اگر ’یار کمانے‘ کے اظہار بیان پر اعتراض ہے۔ تو یہی محاورہ تو اس شعر میں میری جان ہے اور شعر کی بھی۔ یار یونہی نہیں مل جاتے‘ کمانے پڑتے ہیں۔“

(مکتوب 16-1-93 صفحہ 20)

”تری بقا کا سفر تھا قدم قدم اعجاز“۔

اس نظم کو پڑھتے ہوئے ایک شعر مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہو موت اس کی رضا پر یہی کرامت ہے
خوشی سے اس کے کہے میں جو کھائیں سم' اعجاز

میں نے پڑھتے ہوئے اس پر ایک سوالیہ نشان لگا دیا کہ مزید غور کروں گی۔ پیارے آقا کی نظر اس سوالیہ نشان پر پڑ گئی میری الجھن دور کرنے کے لئے وضاحت فرمائی:

''اس نظم کے دسویں شعر کے دوسرے مصرع کے سامنے آپ نے سوالیہ نشان ڈالا ہے۔ یہ مصرع یوں ہے

'خوشی سے اس کے کہے میں جو کھائیں سم اعجاز'

یہاں خدا تعالیٰ کا اعجاز مراد نہیں ہے بلکہ انسان کی کرامت اور اس کا اعجاز مراد ہے۔ یہی مضمون ہے جو پہلے مصرع نے واضح کر دیا ہے۔ گویا اعجاز تو یہ ہے کہ انسان اس کے کہے میں خوشی سے زہر بھی کھا جائے اور موت کی قطعاً پرواہ نہ کرے۔ پرواہ ہو تو صرف اس کی رضا کی ہو اور اس کی خاطر انسان تلخ سے تلخ گھونٹ پینے پر ہر لحظہ مستعد رہے۔''

(مکتوب 15-5-93 صفحہ 3)

☆☆☆☆

''کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے''

اس نظم کے ایک شعر۔

میں ان سے جدا ہوں مجھے چین آئے تو کیوں آئے
دل منتظر اس دن کا کہ ناچے انہیں پا کے

اس کے پہلے مصرع پر نظر ثانی کی درخواست کی تھی۔ پہلے تو ایسی جسارتوں پر بہت نادم ہوتی تھی۔ مگر اب اس کے نتیجے میں خاکسار کو سمجھانے کے لئے جو شعر میں زبان و بیان کے متعلق علم کے دریا بہائے ہیں مجھے نازاں کر رہے ہیں۔ جو بھی پڑھے گا اس کا عالم مجھ سے مختلف نہیں ہوگا۔ ایسا لگتا ہے ساری عمر صرف ادب کا مطالعہ فرمایا ہے۔ تحریر ملاحظہ ہو:

''میں ان سے جدا ہوں مجھے چین آئے تو کیوں آئے'

اس مصرع کے بارے میں آپ نے ترتیب بدلنے یا' کیوں آئے' کی جگہ کوئی دوسرا لفظ لانے کی تجویز پیش کی ہے۔ لیکن مجھے آپ کے اصرار کی سمجھ نہیں آئی کہ کیوں ترتیب بدلی جائے۔ اسے اہل کلام جب پڑھتے ہیں تو 'آئے' دو آوازیں نہیں نکلتیں بلکہ دونوں آپس میں مدغم ہو جاتی ہیں۔ جس طرح غالب کے مرثیہ میں ہائے ہائے میں آخری 'ے' کی آواز نمایاں نہیں ہے۔ 'آئے' اور 'ہائے' کی آواز کبھی Soft پڑھی جاتی ہے اور کبھی 'ے' کر کے الگ پڑھی جاتی ہے جب Soft پڑھی جاتی ہے تو عملاً یہ اتنی خفیف ہو جاتی ہے کہ زبان پر بوجھ نہیں پڑتا اور اہل کلام اس کو ناگوار خاطر نہیں سمجھتے۔ مکرم سلیم صاحب کا غالباً یہ بھی اعتراض ہے کہ 'کیوں آ' پر وزن کا دم ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کو بتا دیں کہ یہ 'آ' اور 'اے' نہیں یعنی 'ے' پر الگ زور نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سلیم صاحب کو جس طرح آتش کے اس مصرع میں 'آئے' استعمال ہوا ہے صرف اسی طرح آئے کہنے کی عادت ہے اور وہ Soft 'آئے' پڑھ ہی نہیں سکتے۔ آتش کا پورا شعر یوں ہے:

بجا کہتے آئے ہیں ہیچ اس کو شاعر
کمر کا کوئی ہم سے مضموں نہ نکلا

اب یہاں 'آ-ئے' پڑھنا پڑتا ہے اگر 'آئے' Soft پڑھیں گے تو وزن ٹوٹ جائے گا۔ اس کے مقابل پر غالب کی نظم میں Soft پڑھنے کی مثال موجود ہے۔ اس کی 'ہائے ہائے' والی نظم میں آخری ہائے کو Soft پڑھتے ہیں اور لمبا کر کے 'ہاے' نہیں پڑھتے بلکہ 'ہا اے ہاء' پر ہی بات ختم ہو جاتی ہے۔ غالب کہتا ہے:

داد سے میرے ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے
کیا ہوئی ظالم تری غفلت شعاری ہائے ہائے

اگر دوسرے ہائے کو بھی 'ہا اے' پڑھیں تو اس میں 'اے' کی آواز زائد ہے۔ اصل میں 'ہائے ہا' ہونا چاہئے تھا۔ اس کی یہ ساری نظم اسی طرح چلتی ہے۔ پھر غالب کہتا ہے۔

عمر بھر کا تو نے پیغام وفا باندھا تو کیا

یہ بڑا چست مصرع ہے اس میں کچھ زائد نہیں ہے اس کے مطابق اگلا مصرع یوں ہونا چاہئے تھا کہ

عمر کو بھی تو نہیں ہے پائداری ہائے ہا

اگر آپ پہلے کو 'کیائے' کر دیں تو جس طرح 'کیائے' میں 'اے' زائد ہوتی ہے بالکل اسی طرح 'آئے' میں 'ے' زائد ہوئی ہے۔ اور 'ہائے ہائے' میں آخری 'ے' زائد ہے۔ صرف پڑھنے کے انداز کا فرق ہے۔ پس میرے اس مصرع کی تقطیع کا جہاں تک تعلق ہے اس میں غالب کی 'ہائے ہائے' والی نظم کی طرح ہی 'اے' زائد ہے اور یہاں 'اے' کی اس طرز کی واضح آواز نہیں ہے کہ گویا 'آ' اور 'اے' دو حرف ہیں۔ بلکہ 'آ' کے ساتھ 'اے' کی آواز کو نرمی کے ساتھ مدغم کیا گیا ہے۔ بہرحال یہ کوئی سقم نہیں چوٹی کے شعراء کے کلام میں بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ آپ دونوں بھی ماشاء اللہ ماہر فن اور قادر الکلام شعراء ہیں۔ مجھے تو آپ کا کلام بھی اس سے خالی دکھائی نہیں دیتا اور پڑھتے وقت کئی مثالیں سامنے آتی ہیں۔ لیکن چونکہ اردو ادب میں اس کی اجازت سمجھی جاتی ہے اور اہل فن بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا مثال کے طور پر مکرم سلیم صاحب کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

یہ زیست کیا ہے سکینت اگر نصیب نہ ہو
جو موت وجہ سکوں ہو تو کیا ہے کم اعجاز

اس میں اگر زیست پڑھیں گے تو کیا کا 'کاف' اور 'ی' دونوں زائد ہیں۔ کیونکہ فنی نکتہ نگاہ سے اس کا وزن زیستا بنتا ہے۔ گویا کاف اور ی دونوں زائد ہیں۔ لیکن اگر کیا پورا پڑھنا ہو تو پھر زیست کی ت زائد بنتی ہے۔ اب یہ دیکھ لیں کہ ماشاء اللہ یہ شعر چوٹی کا ہے۔ لیکن پڑھنے کے انداز کے فرق سے وزن پر اثر پڑتا ہے اور سقم نظر آتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک یہ سقم نہیں۔ پھر سلیم صاحب کا یہ شعر دیکھیں۔

ان بہتے آنسوؤں کا ہی تحفہ قبول ہو
ہے اس کے پاس کیا جو یہ تیرا غلام ہے

اس کے پہلے مصرع میں ظاہراً وزن ٹوٹتا ہے۔ اور 'بہتے' میں زیر پڑھنی پڑتی ہے۔ بڑی 'ے' نہیں پڑھی جا سکتی۔ یا ساکن یا زیر کے ساتھ الگ سے 'ت' آ سکتی ہے' 'ے' کی گنجائش ہی نہیں۔ ان کی اس نظم کا اس سے اگلا شعر۔

پہرے بٹھا دے میری سماعت پہ یا خدا

ہی اس کی مثال ہے۔ حالانکہ بڑے قادر الکلام ہیں مگر یہ سقم ہے۔ اور وزن کے اعتبار سے 'پہرے' میں صرف زیر پڑھنی پڑتی ہے۔ اس پہلو سے اگر آپ اپنے کلام پر نظر ڈالیں تو اس میں بھی آپ کو اس کی کئی مثالیں ملیں گی۔ صرف کلام کی مجبوریاں سمجھانے کی خاطر ایک آدھ مثال بیان کر دیتا ہوں۔ کیا خوب مصرع ہے۔

'خشک آنکھوں سے نیر بہاؤں چہرے پر مسکان سجاؤں'

لیکن اس میں صرف 'سجا' پڑھا جا سکتا ہے۔ 'ؤں' زائد ہے لیکن شعراء عملاً ایسا کرتے ہیں۔ اجازت ہوتی ہے۔ ہرگز معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ پھر یہ مصرع ملاحظہ فرمائیں۔

پھر کس گن پر اتراؤں اور فخر و مباہات کروں

اب اس میں اگر 'پھر' ہلکا پڑھیں تو 'پھر کس گن پر اتراؤں میں' ہونا چاہئے یعنی ایک 'میں' ڈالنا پڑے گا۔ اور اگر 'پھر' زور سے پڑھیں تو آپ والا مصرع موزوں ہو جائے گا۔ پس اس میں پڑھنے کے انداز کے فرق کی وجہ سے دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک ہے۔

'پھر کس گن پر اتراؤں'
'پھر کس گن پر اتراؤں میں'

اس میں لفظ 'میں' زائد کرنے کے باوجود وزن دونوں کا ایک ہے۔ بہرحال انداز قراءت نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض اوقات نقص کا گمان ہوتا ہے۔ پڑھنے والے کے انداز پر اس کی درستی یا سقم کا انحصار ہے۔ عام بول چال میں بھی اس کی مثالیں بہت ملتی ہیں۔ چنانچہ بولنے والا حسب حالات 'آ-اے' کہتا ہے اور کبھی Soft 'آئے' کہتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔

کب آؤ گے چیتم پیارے

یہاں 'آ'-'اؤ' دو آوازیں ہیں اور 'آؤنا' جب کہتے ہیں تو اس میں دو آوازیں نہیں نکلتیں اور دوسری حرکت شدید نہیں پڑھی جاتی۔ زیر نظر مصرع میں آپ کو 'کیوں آئے' پر اعتراض ہے۔ اگر آپ اس کی ترتیب بدل لیں یا اس کی جگہ دوسرا لفظ لانے پر مصر ہیں تو بے شک اس کو یوں کر لیں۔

میں ان سے جدا ہوں مجھے کیوں آئے کہیں چین''

(مکتوب 15-5-93 صفحہ 7 تا 9)

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اپنا بھی تو گھر تھا

اس نظم میں انیسواں شعر ہے۔

آخر دم تک تجھ کو پکارا۔ آس نہ ٹوٹی دل نہ ہارا
مصلح عالم باپ ہمارا۔ پیکر صبر و رضا رہبر تھا

خاکسار کی معمولی سی ترمیم کی درخواست پر آپ نے اصولی بحث کے ساتھ اچھی طرح سمجھایا تحریر فرماتے ہیں۔

''دل نہ ہارا'' کی بجائے آپ نے 'دل بھی نہ ہارا' کی تجویز دی ہے۔ وزن تو اس میں بھی نہیں ٹوٹتا۔ صرف پڑھنے کے انداز کا فرق ہے۔ کسی لفظ پر زیادہ زور دے کر پڑھا جائے یا کم زور دے کر پڑھا جائے۔ تو اس سے بعض اوقات شعر کا وزن ٹوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً اس نظم کا پہلا مصرع ہے۔

اپنے دیس میں اپنی بستی میں ایک اپنا بھی تو گھر تھا

لفظ 'میں' اس مصرع کے دوسرے نصف میں واقع ہے۔ لیکن جو اسے پہلے حصہ کے ساتھ ملاتے ہیں وہ وزن توڑ دیتے ہیں۔ جیسا کہ قادیان میں پڑھنے والے نے یہ مصرع پڑھا ہے۔ اور جس جگہ زور آنا چاہئے اس سے ہٹا کر دوسرے لفظ پر منتقل کرنے کے نتیجہ میں بالکل بے وزن مصرع لگ رہا ہے۔ پہلے مصرعہ کے نصف کے آخری حرف کا قدم دوسرے نصف کے شروع میں جا پڑنے کے بہت سے نمونے حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی فارسی کلام میں ملتے ہیں۔ اور شعراء کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔ ایسی صورت میں اگر اس کو پہلے حصے سے ملا کر پڑھیں تو وزن ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

بیسویں شعر میں لفظ 'انوار' کے بارے میں آپ نے لکھا ہے کہ ہندی تسلسل میں اجنبی لگ رہا ہے۔ اس وجہ سے دوسرے مصرع کو یوں ہونا چاہئے۔

جس سے نور کے سوتے پھوٹے۔ روشنیوں کا جو ساگر تھا

اس نظم کا مزاج ملا جلا ہے۔ یہ صرف سکھوں اور ہندوؤں کے لئے ہی نہیں بلکہ پاکستانیوں کے لئے بھی تھی۔ اس لئے میں نے اس نظم میں بعض جگہ عربی اور فارسی الفاظ استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا تاکہ ہم اپنا حق بھی قائم رکھیں۔ جہاں تک انوار کے لفظ کا تعلق ہے' نور کی یہ جمع شاید زیادہ اجنبی لگ رہی ہو۔ لیکن اس کو روشنیوں کی بجائے نوروں میں تبدیل کر دیا جائے تو اور کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ لفظ نور جو پہلے آیا ہوا ہے وہ تو پھر بھی موجود رہے گا۔ جس کو نور کی سمجھ آ جائے گی وہ نوروں کو بھی سمجھ جائے گا۔ پس یہ شعر یوں بن جائے گا۔

سدا سہاگن رہے یہ بستی جس میں پیدا ہوئی وہ ہستی
جس سے نور کے سوتے پھوٹے جو نوروں کا اک ساگر تھا''

(مکتوب 15-5-93 صفحہ 4-5)

روحانی حکمت سے پُر

میں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا اور اگر لوگ چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ میں دنیاداری کے کاموں میں نہیں پڑا اور دینی شغل میں ہمیشہ میری دلچسپی رہی۔ میں نے اس کلام کو جس کا نام قرآن ہے نہایت درجہ تک پاک اور روحانی حکمت سے بھرا ہوا پایا۔ نہ وہ کسی انسان کو خدا بناتا اور نہ روحوں اور جسموں کو اس کی پیدائش سے باہر رکھ کر اس میں مذمت اور نندیا کرتا۔ اور وہ برکت جس کے لئے مذہب قبول کیا جاتا ہے اس کو یہ کلام آخر انسان کے دل پر وارد کر دیتا ہے اور خدا کے فضل کا اس کو مالک بنا دیتا ہے۔ پس کیونکر ہم روشنی پا کر پھر تاریکی میں آویں اور آنکھیں پا کر پھر اندھے بن جاویں''

(سناتن دھرم۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 474)

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

جھنگ اور ڈاکٹر سلام

جیون خان لکھتے ہیں:۔

جھنگ صدر (مگھیانہ) سے جھنگ شہر جو کسی زمانہ میں سیالوں کی راجدھانی تھا اور جن کی عملداری مغرب میں بھکر سے، مشرق میں شیخوپورہ تک چلی جاتی تھی کی طرف چلیں تو ان دو قصبوں کے درمیان سڑک کے کنارے گورنمنٹ ہائی سکول اور ساتھ ہی گورنمنٹ کالج واقع ہیں۔ کالج کو یہ فخر حاصل ہے کہ پاکستان کے واحد نوبل انعام یافتہ نامور سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام یہیں رہتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا خاندان جھنگ شہر میں آباد تھا۔ والد صاحب محکمہ تعلیم کے ضلعی دفتر میں ملازم تھے۔ کثیر الاولاد تھے۔ باقی بچے بھی پڑھے، پڑھائی میں ماشاء اللہ ٹھیک ہی تھے۔ عبدالسلام کا البتہ جواب نہیں تھا۔ بلا کی ذہانت پائی تھی ہمیشہ اول آئے جہاں بھی گئے کامیابی قدم چومتی رہی بہت ترقی کی بعد میں زیادہ وقت مغرب میں ہی گزرا جھنگ البتہ ان کی نس نس میں رچا بسا رہا، ماں بولی پر تو مرمٹتے، جب بھی پاکستان میں ہوتے یا باہر کسی "اپنے" سے ملتے ٹھیٹھ مقامی لہجہ میں جسے آبادکار "جانگلی" کہتے ہیں اور جو سرائیکی کی ذرا کرخت شکل ہے بات کرتے۔ ہیت کذائی بھی نہیں بدلی تھی آخری سالوں میں عاجزی انکساری کی حدود چھونے لگی تھی۔

ڈاکٹر صاحب جھنگ کو کبھی نہیں بھولے تھے۔ نوبل انعام ملا تو اس رقم سے جھنگ کالج میں فزکس کی نئی تجربہ گاہ تعمیر کرائی اور گورنر صاحب سے کہہ کر وہاں فزکس میں ایم ایس سی کلاسز کا اجراء کرایا۔ یہ خشت اول تھی آہستہ آہستہ اور مضامین میں ایم اے، ایم ایس سی کی تعلیم کی منظوری ملتی گئی۔ عمارت میں بھی کچھ توسیع ہو گئی۔ سرکار نے اوقاف کی ملحقہ زمین کالج کے لئے خرید لی جس سے تنگی داماں کا احساس کم ہوا۔ جب جب اساتذہ طلبہ نے محنت کی بہت اچھے نتائج آئے فزکس، شماریات اور ریاضیات میں پنجاب یونیورسٹی میں اول اور دوم پوزیشن بھی حاصل ہوئیں۔ اعلیٰ معیار کی کارکردگی میں البتہ تسلسل قائم نہ رہ سکا۔ مدوجزر اتار چڑھاؤ ادارے کا مقدر رہا۔ اب بھی اہل درد کی کوشش ہے کہ ایسا ماحول بن پائے جس میں نہ صرف جوہر قابل کو اپنی پوری صلاحیتوں کو مکمل نشوونما کے بہترین مواقع مہیا ہوں بلکہ اوسط درجہ کی ذہانت والے بھی خوشگوار ماحول کے زیر اثر اپنا مقام پیدا کرنے میں کامیاب ہوں۔ ضلع کی نئی قیادت کے لئے چیلنج ہے۔ کیا معلوم دو چار اور عبدالسلام انہی مرجھائے ہوئے چہروں میں چھپے بیٹھے باہر آنے کا انتظار کر رہے ہوں۔ سوار گرد کارواں ہی میں تو چھپے ہوتے ہیں۔

خاکساران جہاں را بہ حقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

(مسکینوں، فقیروں اور غریبوں کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھ، تجھے کیا معلوم کہ اس گرد و غبار میں کوئی شاہسوار آرہا ہو)

(روزنامہ جنگ 23 دسمبر 2001ء)

فتویٰ میں تقویٰ

جناب عبدالقیوم حقانی تحریر فرماتے ہیں:۔

امام اعظم ابوحنیفہ حتی الامکان مومن کی تکفیر سے احتراز اور فتویٰ کفر میں حد درجہ حزم واحتیاط برتتے ہیں۔ خاہر پہ باطن اور فتویٰ پر تقویٰ غالب رہتا تھا۔ امام اعظم کا مسلک ہے کہ اگر ایک مسلمان میں کفر کے ننانوے وجوہات ثابت ہو جائیں اور صرف ایک وجہ ایمان موجود ہو تو اسی کو ترجیح دی جائے گی۔ اور ممکن حد تک مومن کے فعل کی تاویل کی جائے گی چنانچہ امام ابوحنیفہ کے سوانح نگاروں نے لکھا ہے اور یہ واقعہ مختلف کتابوں میں نقل ہوتا چلا آیا ہے:۔

............کہ ایک شخص امام اعظم ابوحنیفہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت! ایک شخص ہے جو ایمان واسلام کا دعویٰ کرتا ہے خود کو مسلمان کہلواتا ہے مگر اس کے باوجود

1۔ وہ جنت کی خواہش نہیں رکھتا۔
2۔ اور نہ اسے نار جہنم کا خوف ہے۔
3۔ میتہ (غیر مذبوحہ چیز) بلاجھجک کھاتا ہے۔
4۔ نماز پڑھتا ہے مگر رکوع وسجدہ نہیں کرتا۔
5۔ گواہی دیتا ہے مگر دیکھے بغیر۔
6۔ اس کے ہاں فتنہ محبوب اور حق مبغوض ہے۔
7۔ رحمت سے دور بھاگتا ہے۔
8۔ یہود اور نصاریٰ کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔

بظاہر یہ سب وجوہات کفر ہیں جو اس میں موجود ہیں۔ ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ اگر اب کا زمانہ ہوتا سوال ختم ہونے سے پہلے خدا جانے کفر کے کتنے فتوے لگ چکے ہوتے۔ مگر یہ تو امام اعظم ابوحنیفہ ہیں۔ جن کو قدرت نے سواد اعظم اہل سنت کی امامت کا شرف بخشا ہے۔ بغیر کسی تردد کے فرمایا:۔

میرے نزدیک وہ شخص مومن ہے۔

سائل کو حیرت ہوئی تو امام صاحب نے فرمایا کہ اس لئے کہ:

1۔ اس پر اللہ کی خواہش غالب ہے جب اللہ ہی اس کا مطلوب ہے تو جنت کی خواہش کی اسے کیا پرواہ۔

2۔ اسے نار جہنم کا نہیں بلکہ رب النار کا خوف ہے۔

3۔ میتہ (غیر مذبوحہ چیز) کھاتا ہے مچھلیوں کی صورت میں۔

4۔ نماز جنازہ پڑھتا ہے اور اس میں سجدہ ورکوع نہیں۔

5۔ توحید ورسالت کی شہادت دیتا ہے (یعنی کلمہ شہادت پڑھتا ہے) حالانکہ اس نے خدا کو دیکھا ہے نہ رسولؐ کو۔

6۔ قرآن نے اموال اور اولاد کو فتنہ قرار دیا ہے۔ اسے محبوب رکھنا انسان کی فطرت ہے۔ موت امر حق ہے مگر ذوق عبادت اور جمع حسنات کی وجہ سے اس سے بغض رکھنا (ناپسند کرنا) محمود ہے۔

7۔ بارش اللہ کی رحمت ہے۔ اس سے دور بھاگتا ہے کہ بھیگ جانے سے بچ جائے۔

8۔ یہود کے اس قول کہ لیست النصاریٰ علی شئی اور نصاریٰ کے قول کہ لیست الیہود علی شئی کی تصدیق کرتا ہے جو عین ایمان ہے۔

سائل وحاضرین ابوحنیفہ کے اس جواب سے حیرت واستعجاب کے ساتھ ان کا منہ تکتے رہ گئے۔

"عقود الجمان ص 251"

(بحوالہ وقائع امام ابوحنیفہ تالیف عبدالقیوم حقانی۔ ادارۃ العلم والتحقیق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک 1995ء ص 137 تا 139)

بہتر طریق

معروف دانشور عبداللہ ملک کے انٹرویو سے اقتباس

یہ جو آج تمام مسلمانوں سے منسوب دہشت گردی ہے، وہ نہ صرف خیالی ہے، بلکہ حقیقی بھی ہے، اس لئے اس کا تجزیہ بہت گہرائی کے ساتھ ہونا چاہئے اور یہاں پر میں اپنے مذہبی علماء سے یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ اس بات پر ذرا غور کریں کہ پچھلے چالیس پچاس برس کی تمام کی تمام جہادی تنظیمیں، جن کو آج دہشت گرد کہا جاتا ہے، یہ سب کی سب دنیائے عرب سے پھوٹیں اور دنیائے عرب کے سرمایہ داروں نے ان کی مالی معاونت کی اور امریکہ اور برطانیہ میں تعلیم حاصل کرنے اور رہائش پذیر عربوں نے ان جماعتوں کی تنظیم تو بھی کی اور ان کی مالی معاونت بھی کی، جس سے یہ تحریکیں مختلف ممالک میں پھلی پھولیں۔

س۔ ملک صاحب! اس وقت دنیا بھر میں مسلمان ممالک کی جو صورت حال ہے، اس تناظر میں کسی دشمن کے ساتھ جہاد کرنے کی بجائے یہ بہتر نہیں، کہ وہ پہلے جہالت، غربت اور ذہنی پسماندگی کے خلاف جہاد کریں اور جب تک خود کو ٹیکنالوجی اور اقتصادی حوالے سے مضبوط نہیں کر لیتے، کسی قسم کی جنگ میں نہ الجھا جائے ورنہ انجام طالبان سے مختلف دکھائی نہیں دیتا؟

ج۔............ مجھے آپ کی رائے سے پورا پورا اتفاق ہے۔ میرے خیال میں بھی یہی بہتر ہے۔ آج مسلمانوں کا اصل جہاد جہالت، غربت اور ذہنی پسماندگی کے خلاف ہونا چاہئے اور مکالے کی ابتداء کرنا ہو گی اور اختلاف رائے کو برداشت کرنے کا جذبہ پیدا کرنا ہو گا تو یقیناً اس کے نتائج بہت بہتر نکلیں گے۔ (روزنامہ پاکستان 14 فروری 2002ء)

غلبہ دین اور جہاد کی مختلف اقسام

ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں:۔

بہرحال دین حق کا عالمی غلبہ تو ہو کر رہے گا، البتہ اس کے ضمن میں کچھ متشابہ امور بھی ہیں، مثلاً کب ہو گا، یہ کہاں اور کتنے نشیب وفراز کے بعد ہو گا۔ بعض احادیث میں کچھ اشارے ملتے ہیں۔ عرب سے مشرق کی طرف کا اشارہ ہے کہ اس سرزمین سے اس کام کا آغاز ہو گا۔ بعض احادیث میں ہندوستان کی طرف بھی اشارہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس طرف سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔ خراسان کی طرف بھی اشارہ ہے کہ خراسان سے کالے جھنڈے لے کر فوجیں چلیں گی جو بیت المقدس کو دوبارہ حاصل کریں گی۔ احادیث میں ہے کہ عرب کے اندر ایک عظیم دینی رہنما مہدی کا ظہور ہو گا، مگر ان کی حکومت قائم کرنے کیلئے فوجیں کسی مشرقی علاقے سے جائیں گی، یہ سب اشارات ہیں، لیکن اس کا کوئی معین ٹائم ٹیبل نہیں ہے۔ یقین کے ساتھ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ کب ہو گا۔ ہاں جب صورت حال ہو گی تو سب کہیں گے، جیسا فرمایا تھا، ٹھیک ویسا ہی ہوا ہے۔ البتہ اس ضمن میں اپنے اپنے گمان ہو سکتے ہیں، جیسا کہ ان احادیث کے حوالے سے ایک میرا گمان ہے کہ اس کا نقطہ آغاز پاکستان اور افغانستان کی سرزمین بنے گی، یہاں سے فوجیں جائیں گی جو حضرت مہدی کی حکومت کو قائم کریں گی، مضبوط کریں گی۔ میرا یہ بھی گمان ہے کہ یہ پندرہویں صدی ہجری دنیا کی آخری صدی ہے۔ میرا ایک گمان یہ ہے کہ کل روئے زمین پر غلبہ اسلام کا مرحلہ اب آئندہ پندرہ بیس برسوں میں مکمل ہو جائے گا۔ چونکہ یہ میرا ذاتی گمان ہے، لہٰذا اس میں مغالطے اور کمی بیشی کا امکان موجود ہے۔ دین حق کے عالمی غلبہ کے ساتھ ہی ایک دوسرا محکم یہ ہے کہ ہر بندۂ مومن کا یہ دینی فریضہ ہے کہ وہ اسلام کے غلبے کے لئے جدوجہد کرے، تن من دھن لگائے، یہ محکم امر ہے، اس لئے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الصف میں یہ فرمایا کہ "وہی ہے اللہ جس نے اپنے رسول کو بھیجا دین حق اور الہدیٰ دے کر، تاکہ غالب کرے اسے تمام ادیان پر۔" قرآن نے جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بعثت اور مشن غلبہ دین کو قرار دیا، وہیں مسلمانوں کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کو نجات کی شرط لازم قرار دیا ہے۔ یہ جہاد مال کے ساتھ بھی ہے اور اپنی جانوں کے ساتھ بھی۔ یہ جہاد باللسان بھی ہے، جہاد بالقلم بھی ہے، لیکن جہاد کی آخری منزل قتال فی سبیل اللہ ہے۔

(روزنامہ پاکستان 6 جنوری 2002ء)

مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب

جلسہ برطانیہ کی ایک روح پرور یاد

”ریڈیو جلسہ“ کی رونقیں اور برکات

الحمدللہ امسال خلافت خامسہ کے عہد مبارک میں منعقد ہونے والے اولین اور ریکارڈ کے مطابق 37 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی سعادت ملی۔ جلسہ سالانہ کی معمور برکات فضا سے وطن واپس آ کر اس کی روح پرور یاد قلب و روح کو معطر کر رہی ہے۔ بیسیوں اقوام وملل کی نمائندگی اور کل حاضری وغیرہ کی تفصیلات اور عمومی بے شمار افضال و برکات کا تذکرہ ساری دنیا میں ایم ٹی اے کے ذریعے ہو چکا ہے۔ ایک خاص روح پرور یاد کا چرچا بہت کم ہوا ہے اس یاد کا عنوان ہے ”ریڈیو جلسہ“۔

لندن پہنچنے پر جلسہ سالانہ کا پروگرام اور مختلف مقامات سے دستیاب معلومات کے مطابق ایام جلسہ میں ریڈیو جلسہ کی نشریات کا پروگرام میرے لئے بطور خاص جاذب توجہ تھا۔ Radio Jalsla کی نسبت عموماً تشہیر کی گئی کہ: جلسہ سالانہ کے دوران اسلام آباد اور گردونواح میں ریڈیو جلسہ کی نشریات سنی جاسکیں گی جس کی فریکوئنسی FM87.7 ہے۔ اس ریڈیو کے ذریعے جلسہ سالانہ کے تمام پروگرام براہ راست نشر کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں ریڈیو جلسہ پر ٹریفک، موسم اور دیگر معلومات بھی نشر کی جائیں گی۔ اوقات نشریات 8 بجے صبح سے دس بجے شب تک بیان کئے گئے۔ اس کے سٹوڈیو کا فون نمبر 01252-783598 اور موبائل نمبر 07712523137 جگہ جگہ درج کر دیا گیا تھا۔

ریڈیو جلسہ کے مدارالمہام صدر جماعت بریڈفورڈ جناب عبدالباری ملک صاحب تھے۔ ملک صاحب اور ان کی ٹیم نے بھرپور کارکردگی کا حق ادا کر دیا۔ تمام دنوں کی پوری مساعی کی نقشہ کشی لفظوں میں ممکن نہیں ہے۔ ملکہم مختلف اطراف سے اسلام آباد میں واقع جلسہ گاہ کی طرف رواں دواں بے شمار گاڑیاں جب ریڈیو جلسہ کے دائرہ نشریات میں داخل ہوتیں تو ان کے اندر نصب شدہ ریڈیو سیٹ آن کرتے ہی ”ریڈیو جلسہ“ کے روح پرور پروگرام سنائی دینے لگتے۔ اللہ اللہ! ریڈیو جلسہ نے ماضی کو کتنا قریب کر دیا۔ وہ نظارے جو 1983ء تک ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں روحوں کو ایک خاص گداز بخشتے تھے سب تازہ ہو گئے۔

ریڈیو جلسہ کی نشریات کسی بھی ریڈیو پروگرام کی طرح ہو رہی تھیں۔ مگر نہایت منظم، مربوط، معلومات افزاء، رہنمائی بخش اور پروقار وجد آفرین انداز میں جلسہ سالانہ کے لئے تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت میں پرتپاک خیر مقدمی نعرے یاد آنے لگتے ۔ اھلاً وَسھلاً وَمَرحَبا سمیت تمام دعاؤں کے ساتھ استقبال کیا جاتا، بھرپور رہنمائی فراہم کی جاتی۔ ریڈیو جلسہ کی آواز گونجتی کہ ہم آنے والوں کا مسکراتے چہروں اور دلی مسرتوں کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔ آپ کا آنا ہر لحاظ سے مبارک ہو اور آپ دامن قلب و روح کو برکات سے پوری طرح بھر کے بخیر وعافیت واپس جائیں۔

قریباً بارہ میل کے دائرہ میں آنے والی ہر گاڑی میں واقع ریڈیو سے موسم کا تفصیلی حال بتایا جاتا۔ تمام راستوں اور سڑکوں کی کیفیت سے آگاہ کیا جارہا ہوتا کہ فلاں طرف سے آنے والے فلاں فلاں راستے سے تشریف لائیں۔ فلاں فلاں جگہ کوئی رکاوٹ پیدا ہے جسے مدنظر رکھا جائے اور اس طرح آنے والے بڑی سہولت سے جلسہ گاہ تک پہنچ پاتے اور ملنے والی ہدایات کے مطابق منتظمین سے رابطہ کرتے ہوئے مستفید و مستفیض ہوتے!

لمحہ لمحہ کی خبریں نشر کی جارہی تھیں۔ جلسہ شروع ہونے میں کتنا وقت باقی ہے اور مختلف شعبہ جات میں کام کس طرح ہو رہا ہے نیز مختلف مقامات پر مطلوبہ ضرورتوں اور دلچسپیوں میں مصروف احباب کس طرح ہشاش بشاش آپس میں مسرتیں اور دعائیں بانٹ رہے ہیں۔ پھر ان سب کو تحریک کہ اب اپنے رخ پروگرام جلسہ کی طرف کرلیں۔ جگہ جگہ ریڈیو سیٹ رکھنے والے ہدایات سن رہے تھے۔ یوں تمام کارکنان جلسہ کو بھی ساتھ کے ساتھ ضروری ہدایات دی جارہی تھیں۔

جو کام ربوہ میں متعدد مقامات پر لاؤڈ سپیکرز نصب کر کے سرانجام دیا جاتا۔ دفتر معلومات، دفتر استقبال، ریلوے سٹیشن، اڈہ لاریاں اور قیامگاہوں پر آواز بلند احباب کو مقاصد جلسہ اور جلسہ کی طرف راغب و متوجہ کیا جاتا تھا وہ یورپی فضا کے تقاضوں کے عین مطابق بغیر کسی قسم کا شور بلند کئے انجام پارہا تھا بلکہ شاید زیادہ وسعت اور اثر پذیری کے ساتھ۔ ڈیوٹیاں دینے والے کتنے وسیع رقبہ میں پھیلے ہوئے ہزاروں گاڑیوں کی پارکنگ میں مصروف ماکولات و مشروبات کے سٹالوں پر اور دور دور سڑکوں پر اپنے فرائض سرانجام دینے والے خدام پوری طرح کیفیت جلسہ میں سرشار دکھائی دیتے کیونکہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ ڈیوٹی کے دوران ریڈیو جلسہ کے ذریعے سارے پروگرام سن سکتا تھا۔

کتنا عجیب خوشکن تجربہ تھا۔ جلسہ کے دوسرے اور پھر تیسرے روز صبح لندن سے روانہ ہو کر قرب جلسہ میں پہنچے تو بارش بھی تھی اس لئے رفتار کم ہو کر ٹنگ سڑکوں پر رش بہت بڑھ گیا۔ عام حالات میں ہم جلسے کے عملی پروگرام میں بہت تاخیر سے پہنچنے کی وجہ سے عملی پروگرام کے کافی حصہ سے محروم رہتے مگر اس کے سبب پھنسی ہوئی گاڑیاں چیونٹی کی رفتار سے رینگ رہی تھیں تاہم ریڈیو جلسہ نے دیگر نشریات روک کر جلسہ کی کارروائی سنانا شروع کر دی اور ہم نے محسوس کیا کہ جلسہ گاہ میں حاضر ہیں۔ تلاوت و نظم اور پھر تقریر بالکل صاف آواز میں چلتی گاڑی میں بیٹھے بیٹھے سنی۔ اس طرح ہمیں محرومی کا کوئی احساس نہ ہوا۔

جلسہ کے بعد کثرت سے کارکنان و نمائندگان ”ریڈیو جلسہ“ مختلف ملکوں سے آئے ہوئے بے شمار مہمانوں سے بات چیت کرتے سنائی دیتے۔ اس طرح برکات جلسہ سے فیض یاب ہونے والوں کی باتیں۔ بہت سی ایمان افروز معلومات فراہم کرتیں۔ دراصل روحوں میں پیدا ہونے والی مسرتوں کا کوئی دوسرا گواہ نہیں بن سکتا۔ خود روحوں کی گواہی ہے کہ بڑا ہی لطف آیا اور آتا چلا گیا۔ ایک کہکشاں کی طرح حسن تاثرات کا طویل سلسلہ۔ کوئی کسی زبان میں کوئی کسی زبان میں اپنے اپنے محسوسات اور قلبی واردات کے احوال کا ذکر چھیڑتا۔

ع

ہر گل را رنگ بوئے دیگر است

”ریڈیو جلسہ“ کیا تھا۔ تاثرات و معلومات اور رہنمائی کی مکمل باتوں حسین امتزاج رنگا رنگ اور لاتعداد خوشبوؤں سے لبریز پھولوں کا ایک دلربا گلدستہ۔

ایک دفعہ ڈائل کرنے پر جناب باری ملک صاحب سے رابطہ ہوا۔ حسن اتفاق سے ہونے والا نشریہ مکمل ہو رہا تھا۔ تکمیل پر باری صاحب نے سامعین کو مخاطب کیا کہ اب ہم آپ کی ملاقات پاکستان سے آئے ہوئے اور ایم ٹی اے کی معرفت جانی پہچانی شخصیت اعظم اکسیر صاحب سے کراتے ہیں۔ ایک دو سوالوں کے جواب اردو میں ہوئے۔ پھر فرمائش کی کہ پنجابی میں تاثرات بیان ہوں۔ تعمیل ارشاد میں ایک تاثر بلکہ اندر کی بات کو دعائیہ لفظوں کا جامہ پہنا کر مبارکباد دیتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی بات کہہ دی کہ:

”ریڈیو جلسہ“ میری نظر میں ایم ٹی اے کا حسین بچہ ہے جس کی آواز چند میلوں تک پہنچ رہی ہے۔ خدا کرے کہ یہ بچہ جلد آپ اور آپ کی ٹیم کے ہاتھوں پرورش پا کر بلوغت کو پہنچے اور اس کی آواز جغرافیائی حدود کو پار کرتی چلی جائے اور دور دور تک سنائی دے!“

یہ عجیب سبے تکلف پر لطف سرور آگیں محدود ماحول تھا۔ کار میں بیٹھے ہماری نظروں میں دور دور تک پھیلی ہوئی جلسہ کی فضا تھی اور اس کی مہک میرے ساتھ برادر نسبتی ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم امریکہ تھے اور دوسرے بشارت الرحمٰن زیروی صاحب گاڑی چلا رہے تھے۔ چند ثانیوں میں ہم تینوں کی آوازیں ”ریڈیو جلسہ“ کے توسط سے تمام شاملین جلسہ کے حق میں دعاؤں اور نیک تمناؤں کی صورت پوری فضاء میں بکھر گئیں۔

حقیقت میں ریڈیو جلسہ کی تمام نشریات میں موصولہ جملہ پیغامات اور لاتعداد تاثرات کا شمار ممکن نہیں۔ اس کی افادیت، برکت اور سماعتوں کو مالا مال کرنے والی معلومات کے پیش نظر اس کے حسین روح پرور وجد آفرین مستقبل پر نظریں جمی ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35147 میں مرزا وقار احمد ولد مرزا نثار احمد قوم مغل پیشہ سرکاری ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-2-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ موٹر سائیکل مالیتی -/45000 روپے۔ 2۔ گاڑی مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا وقار احمد ولد مرزا نثار احمد گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 مرزا نثار احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 منصور احمد مبارک ولد منظور احمد گوجرانوالہ

مسل نمبر 35148 میں رقیہ بیگم زوجہ ظفر اللہ خان قوم چٹھہ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت 1962ء ساکن مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد مکان رقبہ 25 مرلے واقع مدرسہ چٹھہ مالیتی -/400000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو

اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رقیہ بیگم زوجہ ظفر اللہ خان مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 فضل احمد ناز وصیت نمبر 28980 گواہ شد نمبر 2 عمران شہزاد وصیت نمبر 32529

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وشادی

● مکرم طارق احمد محسن صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم غلام مصطفیٰ محسن صاحب شہید آف پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نکاح ہمراہ مکرمہ رخسانہ مبشرہ صاحبہ بنت چوہدری محمد سلیم صاحب آف لالیاں سے مبلغ ساٹھ ہزار روپے (60,000) حق مہر پر مکرم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے بمقام لالیاں مورخہ 27۔ اپریل 2003ء کو پڑھا۔ اسی دن رخصتی عمل میں آئی اور 28۔ اپریل 2003ء بروز پیر بیوت الحمد ربوہ میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

● مکرم ظہیر احمد بٹ صاحب ناظم خدمت خلق مجلس دارالفضل فیصل آباد کے بڑے بھائی مکرم انس احمد بٹ صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 12 جولائی 2003ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام اسد احمد بٹ رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم محمد اسلم بٹ صاحب حلقہ بیت الفضل فیصل آباد کا پوتا اور مکرم شہادت احمد بٹ صاحب آف جرمنی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک، خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

داخلہ کمپیوٹر کلاس خدام الاحمدیہ مقامی

● غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت درج ذیل کورسز کروائے جا رہے ہیں خواہش مند خدام رابطہ کریں۔

1۔ MS Visual Basic دورانیہ کورس (دو ماہ)
ٹوٹل فیس -/1500 روپے
ٹائم سہ پہر 3-30 بجے تا 5-30 بجے شام

2۔ گرافکس اینڈ ویب ڈیزائننگ دورانیہ کورس (ایک ماہ)
ٹوٹل فیس: -/700 روپے
ٹائم دوپہر 1:00 بجے تا 2:00 بجے

3۔ کمپوزنگ (ان پیج، کورل ڈرا، MS Word) دورانیہ کورس (ایک ماہ) ٹوٹل فیس -/700 روپے
ٹائم دوپہر 2:15 بجے تا 3:15 بجے

☆ فارم دفتر خدام الاحمدیہ مقامی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں فارم حاصل کرنے کی آخری تاریخ 8 ستمبر 2003ء ہے۔

☆ کلاسز کا آغاز انشاء اللہ 10 ستمبر 2003ء سے ہوگا۔
(مہتمم مقامی ربوہ)

اعلان داخلہ

● یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے M.Sc/MA میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم 16 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 31۔ اگست

● کنیئرڈ کالج لاہور نے MA انگلش لینگوئج ٹیچنگ اور MA اپلائیڈ لینگوئسٹکس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 10 ستمبر تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 13۔ اگست

● کوئین میری کالج ... نے ایم اے۔ ایم ایس سی اکنامکس شماریات، ریاضی، سائیکالوجی، پولیٹکل سائنس اردو میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 8 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 31۔ اگست۔

● گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن لوئر مال لاہور نے بی ایڈ (ایلیمنٹری، سیکنڈری، O اینڈ A لیول) بی ایس ایڈ، ایم ایڈ، ایم اے ایجوکیشن اور ڈپلومہ ان ایجوکیشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 11 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 31۔ اگست۔

● کنیئرڈ کالج فار ویمن لاہور نے MA انگلش لٹریچر میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 11 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 31۔ اگست

● بری فوج میں بحیثیت جوان شمولیت کیلئے رجسٹریشن قریبی بھرتی دفتر یا کسی رجمنٹل ٹریننگ سنٹر میں 10 ستمبر تا 20 ستمبر کروائی جاسکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 31۔ اگست۔

درخواست دعا

● مکرم کامران زاہد احمد صاحب مربی سلسلہ کی پھوپھی مکرمہ امۃ الحمید زوجہ محمد شریف صاحب دارالرحمت شرقی کچھ عرصہ سے شدید علیل ہیں۔ ان کی شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

● مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی بخار اور گلہ میں انفکشن کی وجہ سے علیل رہتے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

شیعہ رہنما نجف میں سپرد خاک عراق کے شیعہ رہنما آیت اللہ باقر الحکیم کو نجف میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازہ میں 10 لاکھ افراد نے شرکت کی۔ لاکھوں سوگوار بغداد، کربلا اور کوفہ سے ہوتے ہوئے نجف پہنچے۔ عقیدت مندوں نے ماتمی لباس پہن رکھا تھا سبز اور سرخ علم اٹھائے سینہ کوبی کرتے ہوئے انتقام انتقام، امریکہ اور صدام کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔ نجف بم دھماکے کے خلاف ایران میں برطانوی سفارتخانے کے باہر بھی مظاہرہ کیا گیا۔

بغداد میں 2 کار بم دھماکے بغداد میں پولیس ہیڈکوارٹر کے قریب 2 کار بم دھماکوں میں امریکی فوجی گاڑی اور ہیلی کاپٹر تباہ ہوگیا۔ 3 امریکی اور 2 عراقی ہلاک ہوگئے۔ دھماکے سے 14۔ افراد زخمی اور 10 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ بغداد کے جنوب میں مرکزی سپلائی پر امریکی فوج کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی۔

3 فائر فائٹرز زندہ جل گئے؟ فرانس میں آگ بجھانے والے عملہ کے 3۔ ارکان آگ کی لپیٹ میں آکر زندہ جل گئے۔

طالبان نے چیک پوسٹ تباہ کردی قندھار میں طالبان نے چیک پوسٹ تباہ کر دی۔ امریکی کمپنی کے محافظوں سمیت 11۔ افراد ہلاک ہوگئے۔ اتحادی فوج نے 32 طالبان کو جاں بحق کر دیا۔ حملے کے بعد طالبان نے 4۔ افراد کو اغوا کر لیا۔ جلال آباد ہائی کورٹ پر 2 بم پھینکے گئے۔ زابل میں اتحادیوں کی طرف سے متعدد پاکستانیوں سمیت 13 طالبان کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے گورنر زابل نے کہا ہے کہ ہتھیار ڈالنے والے طالبان کو پناہ دے سکتے ہیں۔ افغان وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ طالبان کے خلاف پاکستان کا کردار ناکافی ہے۔

افغانستان میں صدارتی انتخاب افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے آئندہ صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا ہے تاہم انہوں نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ نئے آئین کی تشکیل میں تاخیر کے باعث الیکشن ملتوی ہو سکتے ہیں۔

عراق کا انتظام ایران نے عراق سے امریکہ کا قبضہ جلد ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اقوام متحدہ عراق کا انتظام سنبھال لے۔

حماس کے خلاف اعلان جنگ اسرائیل نے فلسطین کے ساتھ سفارتی تعلقات منجمد کر دیئے ہیں اور حماس کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہے جب تک فلسطینی قیادت دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ٹھوس اقدامات نہیں کرتی سفارتی تعلقات بحال نہیں ہونگے۔

طالبان کی طرف سے خطرہ امریکی ہفت روزہ ٹائم نے دعویٰ کیا ہے کہ افغانستان میں طالبان کے پھر سے سر اٹھانے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں پاکستان کی سرزمین پر تحفظ اور اعانت حاصل ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ طالبان کرزئی حکومت کیلئے ایک بار پھر خطرہ بن چکے ہیں۔ انتہا پسند تنظیم کے جنگجو موسم گرما میں خود کو از سر نو منظم کرنے میں مصروف رہے امریکی حکام پاکستان کی القاعدہ اور طالبان کے خلاف کارکردگی سے مطمئن نہیں

اسرائیل سے ہرجانہ کا مطالبہ 30 سال قبل اسرائیل نے صحراء سینا پر پرواز کرنے والے لیبیا کے ایک مسافر طیارے کو تباہ کر دیا تھا۔ اس واقعہ میں ہلاک ہونے والوں کے رشتہ داروں نے اسرائیل سے ہرجانہ کا مطالبہ کیا ہے۔ طیارے میں 100 مسافر سوار تھے جو سب ہلاک ہوگئے۔ لاکربی حادثہ میں مارے جانے والے افراد کے خاندانوں کو ہرجانے کی رقم مل جانے کے بعد لیبیا کے متاثرہ خاندانوں کا کہنا ہے کہ ان کو بھی اسرائیل سے ہرجانہ ملنا چاہئے۔

چیچنیا میں جھڑپیں چیچنیا میں روسی فوج اور جنگجوؤں کے درمیان جھڑپوں میں پانچ روسی فوجی اور دو جنگجو ہلاک ہوگئے جبکہ دو پولیس آفیسر بھی زخمی ہوگئے

عسکری تبلیغ کی ممانعت سعودی عرب کے شاہ فہد کی طرف سے مذہبی رہنماؤں کو جہادی تبلیغ سے منع کرنے کے مثبت نتائج نکلیں گے۔ الجزیرہ نیٹ ورک نے علماء اور مبصرین کے حوالے سے رپورٹ دی ہے کہ کریک ڈاؤن سے مشتعل ہو کر سعودی نوجوان عراق میں امریکیوں سے لڑنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کیونکہ شاہ فہد نے عسکریت پسندانہ تبلیغ سے اس لئے منع کیا کہ ہفتہ بھر قبل امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج نے کہا تھا کہ عراق میں اتحادیوں پر حملے سعودی عرب سے آنے والے جنگجو کر رہے ہیں۔

عراق فوج بھیجنے سے انکار نیوزی لینڈ نے امریکہ کی قیادت میں اپنی فوج عراق بھیجنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ فوج اسی صورت میں بھیجی جائے گی جب اقوام متحدہ اس کی منظوری دے۔

روس سے دفاعی سامان انڈونیشیا نے اپنی دفاعی ضروریات کیلئے امریکہ اور برطانیہ کی بجائے روس سے سامان خریدنا شروع کر دیا ہے۔ 2 جدید روسی طیارے جکارتہ پہنچ گئے ہیں۔ جن کے چھ پائلٹوں کو روس میں تربیت دی جارہی ہے۔

امن کا مطالبہ مصر نے عراق میں موجود تمام طاقتوں سے کہا ہے کہ وہاں پر امن وامان قائم کریں جنگ زدہ ملک میں نئے دور کا آغاز کیا جائے جس میں عوام اپنی ذمہ داریاں محسوس کریں۔

بھارتی کیمپ پر فدائی حملہ مقبوضہ کشمیر میں دو مجاہدین نے صبح چار بجے بھارتی کیمپ پر گرنیڈوں اور خودکار ہتھیاروں سے حملہ کر دیا جس سے 6 فوجی اور 15 شہری زخمی ہوگئے۔ جوابی کارروائی میں عسکریت پسند جاں بحق اور دوسرا فرار ہوگیا۔ مختلف جھڑپوں میں ایک ہی خاندان کے 5۔ افراد سمیت 12۔ افراد جاں بحق ہوگئے۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	4۔ستمبر	زوال آفتاب	12-07
جمعرات	4۔ستمبر	غروب آفتاب	6-32
جمعہ	5۔ستمبر	طلوع فجر	4-20
جمعہ	5۔ستمبر	طلوع آفتاب	5-44

اپوزیشن سڑکوں پر احتجاج کا شوق پورا کر لے

وزیراعظم ظفراللہ جمالی نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ پارلیمنٹ اپنی مدت پوری کرے گی۔ قانون سازی ہورہی ہے عوامی مسائل کے حل کیلئے ایوان میں بل لائے جارہے ہیں۔ نہ ہی یہ اسمبلیاں ٹوٹیں گی اور نہ ہی یہ نظام ختم ہوگا بلکہ مستقبل میں حالات بہتر ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا پارلیمنٹ درست انداز میں کام کررہی ہے۔ سیاست میں مذاکرات کا دروازہ کبھی بندنہیں ہوتا۔ ہماری جانب سے بات چیت کا آپشن کبھی ختم نہیں کیا جائے گا۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا اپوزیشن سڑکوں پر احتجاج کا شوق پورا کرلے۔

کراچی میں دہشت گردی 8 ہلاک

کراچی میں دہشت گردی کے نتیجہ میں فائرنگ سے متحدہ قومی موومنٹ کے دو کارکنوں اور ایک پیش امام سمیت 8۔افراد ہلاک ہوگئے۔ فائرنگ کا پہلا واقعہ لیاقت آباد سندھ گورنمنٹ ہسپتال کے سامنے پیش آیا جہاں متحدہ قومی موومنٹ کے دواہم کارکنوں کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے قتل کردیا۔ قتل کی اس واردات کے بعد شہر میں سخت کشیدگی پھیل گئی۔ بعدازاں انہی دو کارکنوں کی تدفین کے بعد نامعلوم افراد کی فائرنگ سے 6 مزید افراد ہلاک ہوگئے۔ شہر میں خوف وہراس پھیل گیا۔ متحدہ کے کارکنوں نے سڑکوں پر نکل کر احتجاج کیا۔ اس دہشت گردی کے نتیجہ میں کاروبار بند ہوگیا۔

پاکستان میں انتہا پسندی اور بنیاد پرستی کی کوئی گنجائش نہیں

صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان کو درپیش تمام بیرونی خطرات کا تدارک کرلیا گیا ہے۔ بنیادی اہمیت کے حامل قومی مفادات بالخصوص مسئلہ کشمیر اور سٹریٹجک اثاثوں پر قطعاً کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ خطرات کا سدباب کیا جائے جو مذہبی عدم برداشت فرقہ واریت اور بنیاد پرستی کے باعث لاحق ہوئے ہیں انہوں نے کہا پاکستان میں انتہا پسندی کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں اور بنیاد پرستی کے تمام ذرائع سے ملک کو نجات دلائی جائے گی۔ پاکستان کی مسلح افواج ہر لحاظ سے مسلح تربیت یافتہ اور ملک عزیز کا دفاع کرنے کیلئے پرعزم ہیں۔ وطن کا دفاع محفوظ ہاتھوں میں ہے اور داخلی وسائل سے تیار کردہ ہتھیاروں کے نظاموں سے انہیں لیس کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں الخالد ٹینک، اگستا آبدوزوں کا حوالہ دیا اور سپر ایف 17 کا بھی ذکر کیا جو پرواز کیلئے تیار ہے۔ فوجی دفاع اور معیشت ملکی دفاع کے دواہم ستون ہیں۔ فوجی دفاع مضبوط ہے اور گزشتہ چار برسوں کے دوران معیشت کو بھی استحکام کی راہ پر گامزن کردیا گیا ہے۔

قومی اسمبلی میں اپوزیشن کا احتجاج اور ہنگامہ

قومی اسمبلی میں اپوزیشن کی ایل ایف او کے خلاف شدید ہنگامہ آرائی اور احتجاج کے بعد اجلاس ملتوی کر دیا گیا قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے احتجاج کے ساتھ ساتھ حکومتی ارکان کی جارحانہ تقاریر کا سلسلہ پہلے سے تیز ہوگیا ہے۔ اپوزیشن ارکان نے تلاوت قرآن کریم کے بعد ہی گومشرف گو، نو ایل ایف اونو، اور گرتی دیواروں کو ایک دھکا اور دو کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔

مجلس عمل کا عوام رابطہ مہم چلانے کا اعلان

مجلس عمل نے آج سے عوامی رابطہ مہم کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے۔ پہلا جلسہ عام کوئٹہ میں ہوگا اس کے بعد سکھر، کراچی، فیصل آباد، گوجرانوالہ، لاہور، ایبٹ آباد اور پشاور سمیت ملک کے دیگر شہروں میں عوامی اجتماعات ہونگے۔ مجلس عمل کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایل ایف او کے خلاف پارلیمنٹ کے اندر وباہر احتجاج جاری رکھا جائے گا اور مذاکرات کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔ ہمیں حکومت کی طرف سے مثبت اشارے ملے ہیں ہم مذاکرات کی دعوت کا انتظار کریں گے۔ دستور کی بحالی تک جدوجہد جاری رہے گی۔ حکومت کے ساتھ یہ طے ہو چکا ہے کہ آئینی پیکج پارلیمنٹ میں لایا جائے گا۔ اگر ضرورت ہوئی تو اسمبلی کی ٹرم پوری ہونے تک احتجاج جاری رکھا جائے گا۔

القاعدہ سے رابطوں کی اطلاعیں بے بنیاد ہیں

وزیر اطلاعات نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ سابق ائیر چیف مصحف علی میر کے القاعدہ سے رابطے تھے۔ امریکی میڈیا میں شائع ہونے والی خبروں کے حوالے سے انہوں نے کہا پاک فوج انتہائی ڈسپلن کی پابند ہے اور جیسے ہی حکومت نے اپنی پالیسی تبدیل کی تو اس نے مجاہدین کے ساتھ اپنے رابطے منقطع کردیئے تھے۔ 11 ستمبر کے واقعات کے بعد حکومت نے اپنی پالیسی تبدیل کرتے ہوئے یوٹرن لیا اور 500 افراد کو گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کیا۔ مصحف علی میر اور تین سعودی شہزادوں کی موت کو ابوزبیدہ کے بیان سے جوڑنا بلاجواز ہے۔ انہوں نے کہا امریکی میڈیا اس حوالے سے سعودی عرب کو بھی غیرضروری طور پر ملوث کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ پاکستان نے امریکہ کی رضامندی سے ہی افغان جنگ میں شرکت کی اور مدارس کے طلبہ اور دوسرے ممالک کے افراد افغانستان بھیجے گی۔

جمالی سے شجاعت اور پرویز الٰہی کی ملاقات

وزیراعلیٰ پنجاب اور پاکستان مسلم لیگ (ق) کے صدر نے قومی اسمبلی کے چیمبرز میں وزیراعظم میر ظفراللہ جمالی سے ڈیڑھ گھنٹہ تک ملاقات کی اور اہم ملکی، سیاسی آئینی اور پارلیمانی امور پر تفصیلی بات چیت کی۔ اس موقع پر قومی اسمبلی کے اجلاس میں اپوزیشن کا مسلسل احتجاج ختم کرانے اور مذاکرات کے اگلے راؤنڈ کے حوالے سے کئی امور زیر بحث آئے۔ ملاقات میں یہ بھی طے پایا کہ کالا باغ ڈیم اور بھاشا ڈیم کے بارے میں صدر کے فیصلوں کی تائید کی جائے گی۔

پاکستان پہلے دہشت گردی کے دھبے صاف کرے

بھارت نے پاکستان کی جانب مذاکرات کے تعطل کے الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان دہشت گردی بند کرے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نو تاج سرنا نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے ردعمل میں کہا کہ جیسا کہ پاکستان نے کہا ہے کہ ہمارے وزیراعظم (واجپائی) نے ہوا میں اپنا ہاتھ معلق کرلیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان یہ ہاتھ تھامنے میں ناکام رہا ہے۔ پاکستان اپنے ہاتھ سے دہشت گردی کے دھبے صاف کرے اور پھر ہمارے دوستی کا ہاتھ تھامے۔ اے ایف پی کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان نئی لفظی جنگ نے 6 ماہ پرانے امن کے عمل میں تعطل پیدا کردیا ہے۔

بھارتی فوج نے رفتار سست کرنے کا مشورہ دے دیا

بھارتی فوج نے وزیراعظم واجپائی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ پاکستان سے جاری امن کے عمل کی رفتار سست کردے۔ بھارتی فوج کا مؤقف ہے کہ واجپائی اگر مزید دو ماہ انتظار کرلیں تو بھارت پاکستان کے ساتھ زیادہ طاقتور پوزیشن میں مذاکرات کرے گا۔

کالا باغ ڈیم ملک کی اقتصادی بقا کا مسئلہ ہے

ملک کے واٹرسیکٹر کے ماہرین نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم ملک کی اقتصادی بقا کا مسئلہ ہے۔ اس کی تعمیر کا موقع جنرل ضیاء نے کھودیا مگر اب جنرل مشرف یہ ڈیم بنانے کی پوزیشن میں ہیں لہٰذا ڈیم کی تعمیر فوری طور پر شروع کردینی چاہئے۔ لاہور کے ایک مقامی اخبار کے زیراہتمام مجلس مذاکرہ کے دوران شرکاء نے کہا کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر پر چاروں صوبوں کے فنی ماہرین کا اتفاق رائے ہے۔ لہٰذا سیاستدانوں کو اس قومی منصوبہ پر سیاست بازی کی اجازت نہ دی جائے ماہرین نے کہا کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر سے صوبہ سرحد کے ضلع جہانگیرہ، صوابی، نوشہرہ اور کسی سمیت کسی علاقہ کے ڈوبنے کا کوئی خطرہ نہیں جبکہ ڈیم کی تعمیر کا سب سے زیادہ فائدہ سندھ کو ہوگا۔ سندھ اور سرحد کے ٹیکنیکل لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ کالا باغ ڈیم بنانا چاہئے۔

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699-214214 گھر 211971

برائے فروخت
مین بازار میں چلتا ہوا کاروبار
انٹرنیٹ کیفے Don Valley
رابطہ:۔ Office 214859 Home- 213821
ایڈریس انیس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک بالائی منزل ربوہ

گرافکس کورس برائے طالبات
کلاسز کا آغاز مورخہ 10 ستمبر 2003ء سے ہورہا ہے
CorelDraw Adobe Flash
فون نمبر 212066
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز کالج روڈ ربوہ

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض
(رجسٹرڈ)
مطب حمید
ہر ماہ 3-4-5 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-298 فیصل آباد فون: 041-638719
ہر ماہ 6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ رحمان کالونی مکان نمبر P-7/C فون نمبر: 04524-212866-212755
ہر ماہ 10-11-12 تاریخ NW741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد گلوریا لٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4415845
ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
ہر ماہ 23-24 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-50612
ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-542502
کریمن ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش مند اس جگہ تشریف لائیں۔
مطب حمید
نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ چنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون کلینک: 0431-891024-892571
سب آفس چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 0431-219065-218534

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29